دارالافتاء جامعۃ العلوم یاسین القرآن
021-32064664، 021-36302662
رقم المسلسل ۶۶۲ — تاریخ الوصول ______
رقم الاصدار ______ — تاریخ الاصدار ______

کورونا وائرس کی وجہ سے موجودہ صورت حال کو دیکھتے ہوئے چند سوالات

۱) کیا ان لوگوں کو روزہ رکھنے کیلئے کہا جائے گا جن میں کورونا کی علامات ہوں جب کہ کھانے پینے سے رکے رہنا ان کے مدافعتی نظام کو کمزور کر سکتا ہے؟

۲) مساجد کی بندش کی صورت میں نماز تراویح کا کیا نظم ہوگا؟

۳) اعتکاف کیسے کیا جائے گا؟

۴) کیا ہم روزانہ کی مزدوری پر انحصار کرنے والے ایسے مزدوروں کو زکوۃ دے سکتے ہیں جو اپنی ملازمت کھو چکے ہیں اور عارضی طور پر زکوۃ کے مستحق بن گئے ہیں؟ ہم ان کے اثاثوں وغیرہ کے بارے میں زیادہ تحقیق نہیں کر سکتے ہیں۔

المستفتی عابد

الجواب حامداً ومصلیاً

۱) بیماری ایسی ہو کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے ہلاکت ہونے کا یقین ہو یا بیماری کے زیادہ ہونے کا یقین ہو اگر ایسی صورت حال میں ایک متبع سنت ڈاکٹر مریض کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ آپ روزہ نہ رکھو تو مریض ڈاکٹر کے مشورہ پر عمل کر سکتا ہے محض شک کی بناء پر روزہ نہ رکھنا درست نہیں۔

۲) مساجد میں اگر کچھ لوگ باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا اہتمام کرتے ہیں تو اہل محلہ گناہ گار نہ ہونگے اور اگر مساجد میں بالکل ہی تراویح کی جماعت نہیں ہوتی ہے تو اس مسجد کے پورے اہل محلہ گناہگار ہونگے البتہ موجودہ صورت حال میں اگر کچھ لوگ مسجد میں نماز تراویح پڑھنے کا اہتمام کریں اور باقی لوگ اپنے اپنے گھروں

Scanned by CamScanner

میں تراویح پڑھنے کا اہتمام کریں تو اس کی گنجائش ہے۔

(۴) کورونا وائرس کی بناء پر لوگوں کو بالکل ہی اعتکاف سے
منع نہیں کرنا چاہیئے اور مردوں کا اعتکاف مسجد کے علاوہ
گھر وغیرہ میں درست بھی نہیں اور اعتکاف میں معتکف
کا لوگوں کیساتھ اختلاط بھی نہیں ہوتا ہے بلکہ معتکفین
حضرات لوگوں کی محفلوں سے یکسو ہوتے ہیں اور ان میں
بیماری کے پھیلنے کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ لہذا معتکفین حضرات
کو اعتکاف میں بیٹھنا چاہیئے اور رمضان میں مسجدوں
کو بالکل ہی ویران رکھنا درست نہیں ہے

(۵) زکوۃ کا مصرف وہ لوگ ہیں جو خود صاحب نصاب نہ ہوں
چاہے وہ یومیہ مزدوری کریں یا نہ کریں۔ البتہ اگر ایسے شخص
کو زکوۃ دیدی جائے کہ جس کے متعلق یہ یقین ہو کر یہ مستحق
زکوۃ ہے اور بعد میں پتہ چلے کہ وہ تو صاحب نصاب تھا تو
اس صورت میں بھی زکوۃ ادا ہو جاتی ہے۔

کما فی الھندیۃ ۱/۲۰۷ ط رشیدیہ

المریض اذا خاف علی نفسہ التلف او ذھاب عضو یفطر بالاجماع وان خاف زیادۃ العلۃ وامتدادہ فکذلک عندنا وعلیہ القضاء اذا افطر کذا فی المحیط ثم معرفۃ ذلک باجتھاد المریض والاجتھاد غیر مجرد الوھم بل ھو غلبۃ ظن عن امارۃ او تجربۃ او باخبار طبیب مسلم غیر ظاھر الفسق کذا فی فتح القدیر۔

Scanned by CamScanner

وفي الشامية ٢/ ٤٥ ط سعيد

(قوله والجماعة فيها سنة على الكفاية) أفاد أن أصل التراويح سنة كفاية فلو تركها الكل أساؤوا، أما لو تخلف عنها رجل من أفراد الناس وصلى في بيته فقد ترك الفضيلة وان صلى احد في البيت بالجماعة لم ينالوا فضل جماعة المسجد -الخ

وفيه ايضاً ٢/ ٤٤٠

(قوله ذكر) قيد به ..... وقد يقال قيد به نظراً الى شرطية مسجد الجماعة فانه شرط لاعتكاف الرجل فقط

وفي الدر المختار مع الرد ٢/ ٣٥٢-٣٥٣ ط سعيد

دفع بتحر لمن يظنه مصرفا ..... وان بان غناه او كونه ذميا او أنه ابوه او ابنه او امرأته او هاشمي لا يعيد لأنه أتى بما في وسعه حتى لو دفع بلا تحر لم يجز ان أخطأ -

والله اعلم بالصواب

كتبه عرفان الله الكوثري

دار الافتاء بامين القرآن

ال... [signature]

١٠/ ٨/ ١٤٤٢

11 APR 2021

دار الافتاء

رئيس دار الافتاء

المفتي ... نجم الحسن